REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۱ شوال ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۷/۱۲ | یکم ہجرت ۱۳۳۶ ہش | یکم مئی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۰۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

نقرس کی تکلیف ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ اپریل۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ آج چند یوم کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

۴ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجھے ۱۹۳۴ء میں مشرقی افریقہ بھجوایا تھا۔ اس کے بعد جوں جوں کام وسیع ہوتا گیا۔ وہاں مزید مبلغ بھجوائے جاتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ کی خاص توجہ اور ہدایات کے ماتحت مبلغین کو اب تک جو کام کرنے کی سعادت ملی ہے اس کے اور خدا کی خاص تائید و نصرت کے نتیجہ میں وہاں

(باقی صفحہ ۵ پر)

یہ خلافتِ ثانیہ کے عہد کی ایک عظیم الشان برکت ہے کہ مشرقی افریقہ کے

ہر بڑے شہر میں عالی شان مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔

لاکھوں صفحات پر مشتمل تبلیغی لٹریچر کے علاوہ اس وقت وہاں جماعت کے چار میعاری اخبار بھی شائع ہو رہے ہیں

مجلسِ تجار ربوہ کے زیر اہتمام جلسۂ عام میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر

ربوہ — مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نے جو آجکل رخصت پر پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں مورخہ ۲۷ اپریل کی شام کو گول بازار کی مسجد میں مجلس تجار ربوہ کے زیر اہتمام ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا یہ خلافت ثانیہ کے عہد کی ایک عظیم الشان برکت ہے۔ کہ مشرقی افریقہ کے قریباً ہر بڑے شہر میں عالی شان مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔ نیز قرآن مجید کے سواحیلی ترجمے اور لاکھوں صفحات پر مشتمل تبلیغی لٹریچر کے علاوہ وہاں اس وقت مختلف زبانوں میں جماعت کے چار میعاری اخبار بھی شائع ہو رہے ہیں۔ جماعت کی ان ہمہ گیر مساعی کے نتیجہ میں وہاں عیسائیت کے بالمقابل اسلام کو دن بدن جو شوکت حاصل ہوتی جا رہی ہے اس سے وہاں کے افریقن ایشیائی اور یورپین باشندے سب ہی بہت متاثر ہیں حتیٰ کہ حکومت کے سربرآوردہ حضرات بھی جماعت کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

جلسہ کا آغاز

اس بارونق جلسہ میں صدارت کے فرائض مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے ادا فرمائے۔ جلسہ کی کارروائی حسب معمول تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو عبدالعزیز صاحب نے کی بعدہ مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اپنی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر اپنی نہایت ایمان افروز تقریر شروع فرمائی جو ایک گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ تک جاری رہی اور نہایت درجہ شوق اور دلچسپی سے سنی گئی۔

محترم شیخ صاحب موصوف کی تقریر

تقریر کے آغاز میں مکرم شیخ صاحب موصوف نے پہلے مشرقی افریقہ کے تاریخی جغرافیائی تمدنی اور سیاسی حالات پر اختصار سے روشنی ڈالی۔ بعد ازاں آپ نے وہاں عیسائیت کے غلبہ اور نہایت مضبوط عیسائی مشنوں کے قیام اور اس کے بالمقابل اسلام اور مسلمانوں کی کسمپرسی کا نقشہ نہایت درد انگیز الفاظ میں کھینچا اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے عہد خلافت میں وہاں احمدیہ مشن کے قیام اور حضور کی خاص توجہ اور راہنمائی کے نتیجہ میں اس کی روز افزوں ترقی اور خوش کن کامیابی

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

"سید سردار حسین شاہ سکرٹری تعمیر صدر انجمن احمدیہ کو میں نے اپنے لڑکے طاہر احمد کا مکان بنانے کے لئے ۱۳۲۰۰ روپیہ دیا تھا۔ لیکن ابھی اس مکان کو بنے ہوئے چار مہینے بھی نہیں ہونے تھے۔ کہ اس مکان نے گرنا شروع کر دیا۔ اور اس کی مرمت کا اندازہ ۷۸۰ بتایا جاتا ہے۔ لاہور سے ایک بڑے احمدی انجینئر آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سردار حسین شاہ نے ۱۳۲۰۰ مکان کا لیا تھا لیکن اس پر آٹھ ہزار سے ایک پیسہ زائد نہیں لگا جس کے یہ معنے ہیں کہ ۷۸۰ ملا کر سردار حسین شاہ نے اس مکان کے ۱۳۹۸۰ روپے لئے تھے۔ لیکن خرچ صرف ۸۰۰۰ روپے ہوا۔ باقی ۵۹۸۰ روپے ان کی جیب میں گئے اور ابھی ان کی زبان اس بات کے اظہار سے تھکتی نہیں۔ کہ میں نے سلسلہ پر بہت احسان کیا ہے۔ اور بڑی اعلیٰ عمارتیں بنائی ہیں"۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

ایڈیٹر مسعود احمد ... روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ یکم مئی

فسادات کی دلیل

مودودی صاحب نے اور ان کی مجلس شوریٰ نے مخلوط طریق انتخاب کے خلاف جو لاطائل دلائل کا ڈھیر لگا رکھا ہے۔ اور جن کی تردید ہم الفضل میں ایک ایک دلیل کرکے کر چکے ہیں۔ ان دلائل میں سے ایک دلیل وہ بھی ہے۔ جو ہفت روزہ ایشیا کی اشاعت کے ادارتی نوٹ کے مندرجہ ذیل اقتباس میں ملتی ہے۔

"پھر ضلع دیناج پور میں ٹیننگ یونین بورڈ کے موقعہ پر ہندو مسلم فساد ہوگیا اور پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ اس معاملے میں ہر سمجھدار آدمی پہلے سے اندازہ کر سکتا ہے کہ جب مسلمانوں اور ہندوؤں کا مقابلہ ایک ایک نشست پر ہوگا۔ اور مسلمان یہ دیکھیں گے۔ کہ اقلیتی گروہ روپے اور ساز باز کے بل پر ان کے حصے کی نشستوں پر قابض ہو رہا ہے تو ان میں رد عمل پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مولانا مودودی نے پورے خیر خواہانہ جذبہ کے تحت پہلے سے انتباہ دیا تھا کہ مخلوط طریق انتخاب کے نفاذ میں ہندو مسلم فسادات کا خطرہ ہے۔ دیناج پور کے اس واقعہ نے اس اندیشے کی تصدیق کر دی ہے"

(ہفت روزہ ایشیا لاہور ۲۵ اپریل ۱۹۵۸ء)

یہ وہی مودودی صاحب ہیں جنہوں نے ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ اگر حکومت نے یہ نہ کیا۔ وہ نہ کیا۔ تو یہاں بھی احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ہندو مسلم فسادات ہو جائیں گے۔ حالانکہ معمولی سمجھ رکھنے والا بھی یہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ احمدی پتھر کا جواب اینٹ سے بھی نہیں دیتے۔ اس لئے اگر احمدیوں پر حملے کئے گئے یا کرائے گئے۔ تو وہ یکطرفہ ہوں گے۔ اور ان کی طرف سے ہوں گے جن کی راہ نمائی ان دنوں مودودی صاحب بڑے جوش و خروش سے کر رہے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے مودودی صاحب کی جماعت اسلامی پر فسادات کی ذمہ واری ڈالتے وقت ان کے مندرجہ بالا بیان کو بھی محسوب کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس بیان سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ جماعت فسادات میں پوری طرح شامل رہی ہے۔

مودودی صاحب اور ان کے ترجمان اس نتیجہ کو ٹالنے کے لئے کہا کرتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب نے تو قبل از وقت ایک دور اندیشانہ بات کہی تھی لیکن تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے اس عذر خواہی کو قبول نہیں کیا۔ اور آپ کے مذکورہ بیان کو بھی ان پر ذمہ واری ڈالنے کی ایک اہم وجہ بیان کی ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ مودودی صاحب کی پیشگوئی دراصل ایک سوچی سمجھی ہوئی تجویز کا قبل از وقوع ذکر کر دیا گیا تھا۔ اس لئے یہ نتیجہ نکالنا غیر اغلب نہیں ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کے انتخابات کے متعلق مودودی صاحب نے جو فسادات کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ بھی اسی قسم کی ہو جیسی کہ فسادات پنجاب سے قبل فرمائی گئی تھی۔ لیکن ہم اس پہلو پر یہاں زیادہ زور نہیں دینا چاہیئے۔

ہم اس وقت جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر مودودی صاحب کی یہ پیشگوئی وہ معنے نہ بھی رکھتی ہو جس کا تذکرہ ہم نے اوپر کیا ہے۔ پھر بھی اگر مشرقی پاکستان میں یونین کے انتخابات میں کہیں فسادات ہوئے بھی ہیں تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا محض سوفسطہ ہے۔ کہ یہ مخلوط انتخابات کی وجہ سے ہے۔ اگر جداگانہ طریق اختیار کیا جاتا۔ تو فسادات نہ ہوتے۔

ہمارے اس نتیجہ کے حق میں یہ دلیل ہے کہ اگر مشرقی پاکستان میں مخلوط طریق کی وجہ سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہوا ہے۔ اور وہاں گولی چلانی پڑی ہے۔ تو کراچی میں جہاں ہندو مسلم کا سوال نہیں فسادات کیوں ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل کی خبر ملاحظہ ہو۔

"کراچی ۲۴ اپریل۔ کراچی میونسپل کارپوریشن کی ایک سو نشستوں میں سے ۸۸ مسلم نشستوں کے لئے آج پولنگ ہوا چار غیر مسلم نشستوں کے لئے پرسوں پولنگ ہوگا۔ باقی نشستوں کے لئے امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں پولنگ کے موقعہ پر مختلف مقامات سے امیدواروں کے حامیوں میں جھڑپوں کی اطلاع ملی ہے۔ جن میں بعض اشخاص مجروح ہو گئے۔ سب سے افسوسناک واقعہ کیماڑی میں خواتین کے پولنگ سٹیشن پر پیش آیا۔ جہاں پولیس کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور تیس افراد مجروح ہو گئے"۔

(نوائے وقت ۲۵ اپریل)

کراچی میں الیکشن کے تعلق میں فسادات کی پہلے بھی خبریں آئی ہیں لیکن ہم بطور نمونہ صرف ایک خبر پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیا مودودی صاحب کے ترجمان بتا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان یہ فسادات بھی مخلوط طریق کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں الیکشن میں ایسے فسادات کسی طریق انتخاب کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ کئی ایک وجوہات کی بنا پر ہو سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر مشرقی پاکستان میں بالفرض فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں۔ تو اس کو مخلوط طریق کے خلاف دلیل بنا لینا سوفسطہ نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر یہ بھی کہا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان کے یونین بورڈز کے انتخابات میں مسلمانوں کے ووٹ بٹ جانے کی وجہ سے ہندو ۱۵ فیصدی ہونے کے باوجود ساٹھ فیصدی نشستوں پر قابض ہو گئے ہیں۔ اگر ایسا ہوا بھی تو اس کا علاج یہ ہے کہ مسلمانوں کی عقل کو بیدار کیا جائے۔ یا یہ ہے کہ جداگانہ طریق کی حمایت کرکے مسلمانوں کو اور بھی خواب غفلت پر سونے اور کراچی کی طرح باہم جوتم پیزار ہونے کا موقعہ بہم پہنچایا جائے۔

ایک جیپ کار کی ضرورت

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کو ایک سیکنڈ ہینڈ جیپ کار کی ضرورت ہے۔ جو اچھی حالت میں ہو۔ اگر کسی دوست کے پاس قابل فروخت ہو۔ یا ان کے علم میں ہو تو فوراً ہمیں اطلاع فرمائیں۔ یہ بھی تحریر فرمائیں کہ کس قیمت تک سودا طے ہو جائے گا۔ قیمت نقد ادا کی جائے گی۔

فتح محمد سیال
ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

ملازمین حضرات کا تعمیر مساجد میں حصہ

۱۹۵۲ء کی مجلس شوریٰ میں سکیم مساجد فنڈ کے لئے حضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے۔ اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔ سال ۵۷-۵۸ء کا اختتام ۳۰ اپریل کو ہو رہا ہے۔ اس لئے ملازمین حضرات کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ سکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جس قدر رقوم اس مد میں ارسال فرمائیں اس میں چندہ دہندگان کی اسم وار فہرست بھی دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں تا صحیح ریکارڈ رکھا جا سکے۔

وکیل المال تحریک جدید

کنٹریکٹر صاحبان کی ذمہ واری

۱۹۵۲ء کی مجلس شوریٰ میں سکیم مساجد کے لئے حضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو۔ اس میں سے ایک فیصدی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔ سال ۵۷-۵۸ء کا اختتام ۳۰ اپریل کو ہو رہا ہے۔ اس لئے کنٹریکٹر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جس قدر رقوم اس مد میں ارسال فرمائیں۔ اس میں چندہ دہندگان کی اسم وار فہرست بھی دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔ تا صحیح ریکارڈ رکھا جا سکے۔

وکیل المال تحریک جدید

اسلام میں نکاح و شادی کے احکام اور اُن کا فلسفہ

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

(قسط نمبر ۳)

حق مہر

اس بارہ میں ایک اور امر جس میں اسلام باقی تمام مذاہب سے ممتاز ہے وہ اس موقعہ پر حق مہر کی ادائیگی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وآتوا النساء صدقٰتھن نحلۃ۔ (نساء ع)

ایک اور جگہ فرمایا:-

فآتوھن اجورھن۔

(نساء ع ۴)

حق مہر کی تاکید قرآن مجید میں کئی جگہ بیان کی گئی ہے۔ یہ ایک رقم ہے جو فریقین کی تراضی سے مقرر کی جاتی ہے۔ چنانچہ امام شافعیؒ۔ حضرت سفیانؒ ثوری۔ احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی مذہب ہے کہ:-

"علیٰ ما تراضوا علیہ"

(ترمذی ابواب النکاح)

اور اس کی ادائیگی لڑکے پر ہر صورت واجب ہوتی ہے۔ اس میں کئی حکمتیں ہیں۔ ایک حکمت عورت کی عزت و تکریم ہے۔ دوسرے عورت کی حیثیت کا قیام ہے۔ تیسرے میاں بیوی کی علیحدگی میں ایک روک پیدا کرتا ہے۔ اور یہ وجہ ولی اللہ شاہ صاحب دہلوی نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں بیان کی ہے۔ کہ عقد کے توڑنے میں خاوند کو مالی نقصان کا خطرہ لگا رہے۔ احادیث یا نصوص قرآنیہ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ ہی فقہاء نے اس کے لئے کوئی خاص رقم مقرر کی ہے۔ ہاں ولی اللہ شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ یہ رقم اتنی ہو کہ اس قوم کے اعتبار سے اس کا ادا کرنا دشوار بھی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات کا مہر ۱۲½ اوقیہ چاندی تھی جو قریباً ۵۰۰ درہم کے برابر بنتی تھی۔ کیونکہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور وزن میں تقاً لیس تولہ کے قریب۔ جو آج کی قیمت کے لحاظ سے پچاس تولے کے قریب ہے لیکن حضرت ام المومنین ام حبیبہؓ کا مہر چار ہزار درہم تھا۔ حضرت فاطمہ کا مہر ایک زرہ رکھا گیا تھا۔

ماموریِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت مبارکہ بیگم صاحبہ کا مہر چھپن ہزار روپیہ تھا (اگرچہ اس کی وجہ بھی تھی کہ دراصل یہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا حصہ تھا جو نواب صاحب کی جائداد میں تھا۔) حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا مہر پندرہ ہزار تھا۔ مہر میں زیادہ تو مرد کی حیثیت معتبر ہوتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس بارہ میں بھی صرف رسم ہی رہ گئی ہے۔ یا تو اسے اتنا جامد کر لیا گیا ہے کہ شرعی مہر بتیس روپے قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ اُس وقت کے ۱۲½ اوقیہ چاندی کی قدر نہیں جانچی جاتی۔ کہ اس وقت اسکی قیمت کیا تھی۔ کیا اس وقت کے روپیہ کی اور آج کے روپیہ کی قدر ایک ہے؟ اور یا پھر اتنے بڑے بڑے مہر رکھے جاتے ہیں کہ محض دکھاوا اور بڑائی مقصود ہے۔ اسکی ادائیگی مقصود ہی نہیں۔ مدبر اسلام حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:-

الا لا تغالوا صدقۃ النساء فانھا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا او تقوی عند اللہ لکان اولاکم بھا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ترمذی ابواب النکاح)

کہ لوگو سنو! عورتوں کے مہر میں غلو مت کرو۔ اگر یہ بات عزت کا باعث ہوتی یا اللہ کے حضور یہ تقویٰ کی بات ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اس پر عمل کرتے۔

اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا مسلک اس بارہ میں یہ ہے:-

"مجھ سے اگر کوئی لڑکے کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کرو"

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۴۸ء)

ایک اور موقعہ پر آپ نے مہر کے متعلق فرمایا "جو لوگ دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں۔ اور جو اپنی حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔ صحابہؓ کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے۔۔۔۔ پس جہاں تک ہو سکے پہلے ادا کر دینا چاہیئے۔۔۔۔ یہ ایک قرضہ ہے جو عورت کی طرف سے مرد پر ہے"

(الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء)

ہماری جماعت کو شریعت کے اس حصہ کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ مبذول کرنی چاہیئے کہ وہ اس قرض کو اپنی زندگیوں میں ہی چکا دیں۔

جہیز

اس کے بعد میں جہیز کو لیتا ہوں۔ ہر مسلمان پر اپنی اولاد اور بیوی کے نان و نفقہ کی ذمہ داری ہے۔ اب اس ذمہ داری اور محبت کا تقاضا ہے کہ جب وہ لڑکی کو اپنے گھر سے رخصت کرتا ہے تو اپنی حیثیت اور شفقت علی الاولاد کے تقاضا کے ماتحت اُسے گھر سے رخصت کرے۔ لہذا بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی لخت جگر حضرت فاطمہؓ کو جب گھر سے رخصت کیا۔ تو ایک گدیلا ایک چادر اور ایک مشکیزہ دیا۔ (بخاری باب النکاح)

اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے:-

"جس چیز کو شریعت نے مقرر کیا ہے وہ یہی ہے کہ مرد عورت کو کچھ دے۔ عورت اپنے ساتھ کچھ لائے۔ یہ ضروری نہیں۔ اگر کوئی اس کے لئے مجبور کرتا ہے تو وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ ہاں اگر اس کے والدین اپنی خواہش سے کچھ دیتے ہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ ہاں لڑکے والے نہ دیں گے تو یہ ناجائز ہوگا۔ شریعت نے مرد کے لئے عورت کا مہر مقرر کرنا ضروری رکھا ہے۔ اسی طرح جو یہ کہے کہ جو جہیز نہیں دیتا وہ غلطی کرتا ہے اور جہیز ضرور دینا چاہیئے تو وہ بھی بدعت پھیلانے والوں میں سے ہے"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۰ء)

یاد رہے کہ ہر وہ فعل جو نمود و نمائش یا اپنی دولت کے اظہار یا تفاخر کے لئے کیا جاتا ہے یا برادریوں کی غیر شرعی رسومات کی پابندی میں کیا جاتا ہے وہ بدعت ہے اور ناجائز۔ لیکن جس بارہ میں شریعت نے کوئی پابندی نہیں لگائی یا کوئی حکم اس بارہ میں نہیں دیا اُسے معروف کے ساتھ بجا لانا شریعت کے خلاف نہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے دنیاوی نعمتوں سے بھی نوازا ہے لیکن میں نے خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبانِ مبارک سے سُنا ہے کہ میں نے اب اپنے خاندانوں میں یہ کہہ دیا ہے کہ جہیز کی ہرگز ہرگز نمائش نہ کی جائے اور خاموشی سے لڑکی کے گھر بھجوا دیا جائے۔ شریعت کا ایک اصل یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

وما انا من المتکلفین

(ص ع ۵)

مومن تکلف نہ کرے۔ بناوٹ نہ کرے۔ مختلف خاندانی رسومات کی پابندیاں تو وہ "اِصر" اور "اغلال" ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ ہماری گردنوں اور ہاتھوں سے الگ کیا ہے۔

ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم۔ (اعراف ع ۱۹)

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو بھیج کر رسومات کے بوجھوں اور بندھنوں کو توڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تو ہمارے بندھنوں کو جو خاندانوں اور برادریوں کی جھوٹی عزتوں نے پہنا رکھے تھے ایک بار پھر توڑا ہے اسلئے پھر وہی بات نہ ہو کہ

ہم جو زنجیریں تو ڑ چکے تم لا کر وہی پہناتے ہو

پس ناک رکھنے کے لئے مقروض ہو کر برادری کے خوف سے مانگ کر مجبوراً اسے پورا کرنا ہرگز ہرگز اسلامی فعل نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک لطیفہ سنایا کہ ایک دفعہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں سید ہوں لڑکی کو دروازے سے اٹھانا ہے میری کچھ مدد کیجئے۔ حضور نے فرمایا دنیا کے سب سے بڑے سید نے اپنی صاحبزادی کو جتنا جہیز دیا تھا اتنا میں دیدیتا ہوں آپ لڑکی کو دیدیں۔ وہ کہنے

نکاح اس طرح تو برادری میں ناک نہیں رہتا۔ بیہودہ تہادنیا میں سب سے بڑی عزت تو ادا ہی کا ہے تو تنا دے کر ناک رہ گیا تم کس قسم کے اس کے غلام ہو کہ تمہارا ناک نہیں رہتا۔

بری

یہ بھی اسی قسم کی رسومات میں سے ہے۔ جو خاندان اور برادریوں کے غلط رواج ہیں۔ دلہن کا سب سے بڑا حق حق مہر ہے۔ جس کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہیئے۔ دوسرا حق عقد میں آنے کے بعد نیک سلوک ہے کہ جس کے متعلق آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی اور حجۃ الوداع کے موقعہ پہ اپنے آخری عام ارشادات میں بھی اس نصف بہتر کی بہتری کی طرف ہی توجہ دلائی جس معاشرت سے گھر کو جنت بنانے کی طرف دھیان نہیں۔ لیکن سہاگ پڑا اور سوئی دھاگہ اور کچھ میوے وغیرہ تھالی میں لگا کر بھجوانا ایسا ہو گیا ہے جیسے شرعی واجبات۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

پس اس میں شبہ نہیں کہ نہ صرف جہیز بلکہ بری بھی بری چیز ہے اپنی استطاعت کے مطابق جہیز دینا تو پھر بھی ثابت ہے۔ لیکن بری کا اس رنگ میں جیسا کہ اب مروج ہے۔ مجھے اب تک کوئی حوالہ نہیں ملا۔

(ماخوذ از خطبات النکاح)

ہاں بیوی کو تحفہ دینا یا اس کو گھر میں لانے کے لئے ضروریات زندگی کی فراہمی پر منع نہیں بلکہ ضروری ہے اور اس میں حکمت محبت اور باہمی الفت کا قیام ہے۔ ارشاد ہے کہ ہدیہ دو اس سے محبت بڑھتی ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گارڈین بھی تھے۔ جب آپ نے اپنی لخت جگر فاطمۃ الزہراء کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زرہ بیچ کر ضروری تیاری کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ۴۸۰ درہم میں زرہ بیچی اور اس سے شادی کا سامان وغیرہ تیار کیا۔

(الزہراء از عمر ابو النصر)

رخصتانہ

مختلف علاقوں میں اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ بعض علاقوں میں لڑکے والے برات کی شکل میں لڑکی کے گھر جاتے ہیں۔ اور دولہا کے ہمراہ دلہن کو اعزاز کے ساتھ دولہا کے گھر لے آتے ہیں اور بعض علاقوں میں لڑکی والے جلوس کی شکل میں لڑکے کے گھر جاتے ہیں اور لڑکے کے گھر میں دلہن کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یا دلہن کے گھر میں لڑکے کو لے آتے ہیں۔ شریعت نے اس پر کوئی قید نہیں لگائی۔ دونوں صورتیں جائز ہیں۔ آنحضرت فداہ نفسی ونفوس العالمین اپنی جگر گوشہ حضرت فاطمۃ الزہرا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر چھوڑ آئے تھے۔ اسی طرح حضرت ام المومنین اپنی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب کے گھر چھوڑ آئی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی دونوں صورتوں کو جائز قرار دیا ہے۔

لڑکی والوں کی طرف سے دعوت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اسے منع فرما کر جماعت پر ایک احسان کیا ہے۔ یہ بھی ایک رسم اور زائد خرچ لوگوں نے اپنی بڑائی کے لئے وضع کیا تھا جہاں تک مہمان کو کھانا کھلانے کا تعلق ہے یہ تو ایک اسلامی وصف ہے۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے جب اپنی صاحبزادی کی شادی پیر صلاح الدین صاحب ابن پیر اکبر علی صاحب مرحوم سے کی تو برات فیروزپور سے آئی تھی۔ برات ایک یا دو دن ٹھہری تھی۔ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے برات کے لئے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا تھا۔ لیکن جو منع ہے وہ دعوت ہے جو ہمارے ملک میں رائج ہو گئی ہے کہ لڑکی والے گاؤں یا علاقہ کے لوگوں کو بھی کھانے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ اور ایک تکلیف دہ رسم ہے۔ جس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

لڑکی والوں کی طرف سے دعوت جہاں تک میں نے غور کیا ہے ایک تکلیف دہ چیز ہے لیکن اگر لڑکی والے بغیر دعوت کئے آنے والوں کو کچھ کھلا دیں تو یہ ہرگز بدعت نہیں۔ ہاں اگر یہ کہا جائے کہ جو نہیں کھلاتا وہ غلطی کرتا ہے تو یہ ضرور بدعت ہے۔۔۔۔۔ خود حضرت مسیح موعود نے مبارکہ بیگم کی شادی (یہاں مراد نکاح ہے) پر بعض چیزیں اپنے پاس سے روپے دے کر آنیوالے مہمانوں کے لئے امرتسر سے منگوائیں جو شخص یہ سمجھ کر کہ ایسا کرنا ضروری ہے ایسا کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔

(الفضل ۸ اپریل ۱۹۳۰ء)

آہ پروفیسر اخوند عبدالقادر صاحب مرحوم

(از مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی ربوہ)

"الفضل" سے پروفیسر اخوند عبدالقادر صاحب کی بے وقت موت کی افسوسناک خبر پہنچی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون چند روز ہوئے ان کی بیماری کی خبر شائع ہوئی تھی۔ میں بیمار پرسی کے لئے خط لکھنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ ان کی موت کی خبر سن لی۔ اور اس ادنےٰ سی ہمدردی کی حسرت بھی دل میں ہی رہ گئی

اخوند صاحب مرحوم سے میرا پہلا تعارف بحیثیت استاد کے ہوا جب وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور ہیڈ ماسٹر متعین ہوئے یہ غالباً ۱۹۳۸ء کی بات ہے اس سے پہلے کی زندگی کے واقعات مجھے معلوم نہیں صرف اتنا جانتا ہوں کہ شروع میں مرحوم بہاولپور کالج میں لیکچرار مقرر ہوئے تھے لیکن بوجہ احمدی ہونے کے انہیں ملازمت سے سبکدوش ہونا پڑا۔ پھر عرصہ دراز تک وہ بیکار رہے۔ اس کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول اور پھر تعلیم الاسلام کالج میں انگریزی پڑھاتے رہے اور کالج سے پچھلے سال ریٹائر ہوئے تھے

اخوند صاحب مرحوم کی زندگی ایک مسلسل المیہ تھی ملازمت سے سبکدوشی پھر بیکاری۔ اس کے بعد جوان سال بھائی کی موت ایسے متعدد حادثات نے زندگی کے روشن پہلو کو انکے لئے قریب قریب موہوم تصور بنا دیا تھا۔ اکثر اپنے رشتہ داروں اور شاگردوں سے اپنے غموں کا تذکرہ کر کے دل کا بوجھ ہلکا کر لیا کرتے تھے۔ لیکن جو پھانس سینے میں لگ چکی تھی اس کی خلش کسی طرح کم نہیں ہوتی تھی۔

اپنے فرائض کی ادائیگی میں انہوں نے کبھی کوتاہی نہیں کی تھی وقت کی پابندی کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے۔ میں نے انہیں کبھی کالج میں دیر سے آتے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ وقت پر آتے اور ذوق وشوق سے پڑھاتے۔ اگر انکی زندگی میں کوئی دلچسپی تھی تو وہ انگریزی پڑھانے میں تھی اپنی انگریزی دانی پر انہیں بجا طور پر فخر تھا جہاں کسی کی انگریزی میں کوئی غلطی دیکھتے فوراً ٹوک دیتے اور اس پر بچہ کی سی معصوم خوشی کا اظہار کرتے۔ بعض احباب جان بوجھ کر کوئی غلط فقرہ بول یا لکھ دیتے اور پھر اخوند صاحب مرحوم کی اس معصوم خوشی سے خود بھی لطف اندوز ہوتے۔ زندگی میں شاید یہی ایک خوشی تھی جو انہیں بافراط میسر تھی۔

تقریر کرنے کا بے حد شوق تھا اردو انگریزی دونوں زبانوں میں خوب تقریر کرتے تھے۔ خود کہا کرتے تھے کہ میں جب تقریر کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو سینکڑوں الفاظ دست بستہ میرے سامنے آکھڑے ہوتے ہیں اور بزبان حال پکارتے ہیں کہ ہم خدمت کے لئے حاضر ہیں اکثر تقریر کے جوش میں وقت کا احساس مدھم پڑ جاتا تھا لیکن یہ بات سامعین پر گراں نہ گزرتی تھی۔

مرحوم اپنے شاگردوں اور رفقائے کار سے شفقت اور ہمدردی کا سلوک روا رکھتے اور ان کے ہم وغم میں برابر کے شریک ہوتے تھے۔ ہوسٹل میں بیمار طلبا کی عیادت کے لئے اکثر جایا کرتے تھے۔

اولاد سے ہر ایک کو محبت ہوتی ہے لیکن اخوند صاحب کا معاملہ خاص تھا اپنے بچوں کا ذکر کرتے تو خوشی سے پھولے نہ سماتے جب کبھی ان کے بڑے لڑکے عزیز ظفر کا خط آتا تو سب کو سناتے اور اس کی عبارت آرائی کی تعریف کرتے اور سنتے۔ اپنی بچی کا ذکر کرتے تو یوں معلوم ہوتا جیسے دنیا جہان کی پدرانہ شفقت سمٹ کر ان کے دل میں آگئی ہے اور اب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اب ظفر کو بھی اور اپنی بچیوں اور غمزدہ بیوہ کو چھوڑ کر اخوند حزیں اگلے جہان کو سدھارے۔ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

دعا ہے کہ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا خود والی وناصر ہو۔ آمین

خاکسار نصیر احمد ماڈل ٹاؤن

— لاہور —

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم فیصلہ

"عورتوں کی وصیت کیلئے ان کے مہر کو بنیاد رکھا جائے"

(از مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز ربوہ)

مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۵۷ء میں نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے یہ مسئلہ برائے فیصلہ پیش ہوا تھا کہ عورتوں کی وصیت کے لئے کچھ نہ کچھ معیار مقرر ہونا چاہیئے یعنی ان کی جائداد کی کم سے کم مالیت مقرر ہونی چاہیئے جس پر وہ وصیت کر سکیں۔ اس مسئلہ کے متعلق مجلس مشاورت ۱۹۵۸ء میں احباب اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مختلف خیالات کا اظہار کیا گیا لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسئلہ کے متعلق جو ارشادات فرمائے اور آخر میں حضور نے جو فیصلہ فرمایا اسے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ احباب اپنی بیویوں اور لڑکیوں کی وصیت کراتے ہوئے ان کو مدنظر رکھیں اور کسی صورت میں بھی اس کی خلاف ورزی نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ:-

وضاحت (عورتوں کی وصیت کی) "میرے نزدیک اگر مہر پر بنیاد رکھ دی جائے تو یہ سارے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں کیونکہ شریعت نے کہا ہے کہ مہر مرد کی حیثیت کے مطابق مقرر کیا جائے۔ پس میرے نزدیک اگر آپ سب (نمائندگان مجلس مشاورت) مجھ سے متفق ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قاعدہ بنا دیا جائے کہ ہر عورت کی وصیت پر اس کے خاوند کے بھی دستخط لئے جائیں اور یہ شرط کر دی جائے کہ اگر تم نے اپنی بیوی کا مہر ادا کیا تو وصیت کا حصہ ہمیں ادا کرنا ...... اگر تم نے اس کی موت کے وقت کہہ دیا کہ اس نے اپنا مہر مجھے معاف کر دیا تھا تو ہم نہیں مانیں گے۔ کیونکہ وصیت کی ادائیگی تمہارے ذمہ تھی۔ اگر تم نے مہر معاف کروا لیا تھا تو تمہارا یہ حق نہیں تھا کہ ہمارا حصہ بھی معاف کروا لو۔ اور نہ اس کا حق تھا کہ ہمارا حصہ تمہیں معاف کرتی ......

... اگر تم کہو کہ میں نے اسے مہر دیدیا تھا تو اس صورت میں بھی تمہارا کوئی حق نہیں تھا کہ اسے ہمارے حصہ کے روپے دیدیتے .... پس

خاوند ذمہ وار ہے میرے نزدیک ہر عورت کی وصیت پر حصہ وصیت ادا کرنے کا ذمہ دار اس کے خاوند کو قرار دیا جائے۔ اگر عورت اپنا مہر معاف کر دے تو اس کا یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ ہمارا حصہ معاف کر دے۔ اسی طرح اگر خاوند اپنی بیوی سے مہر معاف کروا تا ہے تو اس کا یہ حق نہیں ہوگا کہ ہمارا حصہ معاف کرائے اور اگر وہ مہر ادا کرے تو ہمارا حصہ اسے ادا نہ کرے بلکہ وصیت کا حصہ ہمیں دے۔ باقی مہر اپنی بیوی کو ادا کرے۔"

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا:-

"اصلاح و ارشاد کے محکمہ کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی تحریک کرتا رہے کہ وہ اپنی جائداد سے شریعت کے مطابق اپنی لڑکیوں کو حصہ دیا کریں۔ اگر کسی نے اپنی لڑکی کو حصہ دیا ہوگا تو وہ بیوہ بھی ہوگی تو صاحب جائداد ہوگی اگر کسی نے اپنی بیوی کو حصہ دیا ہوگا یا اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد نے اپنی ماں کو اپنے باپ کی جائیداد سے حصہ دیا ہوگا تب بھی وہ صاحب جائیداد ہوگی۔ بہرحال یہ جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔ کہ ہم عورت کی وصیت کے لئے کوئی معیار مقرر کریں۔ جائداد کی تعیین کے لئے ہمیں فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تعیین وہی درست ہے جو خاوند نے کر دیا ہے۔ اور جو خود عورت نے کر دیا ہے اسے خواہ مخواہ جھوٹا کرنے اور بات کے کریدنے کی ضرورت نہیں ....

بہرحال میری تجویز یہ ہے کہ اگر آپ لوگ متفق ہوں تو فی الحال یہ تجویز کر دیا جائے

کہ عورتوں کا مہر ان کی جائداد سمجھ لیا جائے۔ اس کے علاوہ کسی عورت کی اگر کوئی اور جائداد بھی ہو تو وہ بھی وصیت میں لکھوا دی جائے

لیکن اگر وہ کہہ دے کہ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں تو ہمیں کریدنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مہر وہ چیز ہے جو خدا تعالیٰ نے مقرر کی ہے۔ اگر وہ کہے کہ میرا مہر کوئی نہیں تو ہم کہیں گے کہ تیرا نکاح بھی کوئی نہیں۔ پس یا تو اسے اپنا مہر بتانا پڑیگا یا خاوند سے بھی ... لینی پڑے گی۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہوگی بہرحال جو چیز خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے آسان کر دی ہے اس کے لئے ہمیں سرگرداں ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو بتا دیا ہے کہ مہر ضروری ہے۔ اور مہر ایک ایسی جائداد ہے جس کو کوئی چھپا نہیں سکتا۔ اگر کوئی اسے چھپائیگا تو اس منافقت میں تین آدمی شامل ہوں گے ایک تو قاضی ہوگا۔ ایک خود عورت ہوگی اور ایک اس کا خاوند ہوگا۔ اب یہ کہنا کہ سارا قبیلہ ہی منافقوں کا ہے یہ ناجائز بات ہے۔ اتنی بدظنی کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ عورت جو مہر بتائے وہ ہمیں تسلیم کر لینا چاہیئے اور اس کے خاوند سے وصیت فارم پر دستخط لے لینے چاہئیں اور تحریر لکھوا لینی چاہیئے کہ میں اپنی عورت سے مہر بخشواؤں گا نہیں اور اگر بخشواؤں گا تو وصیت کا حصہ خود ادا کروں گا۔ اور اگر میری بیوی خود اپنا مہر معاف کرے گی تو میں اسے بھی سمجھاؤں گا کہ بی بی تیرا حق وصیت کا حصہ کاٹ کر باقی مہر معاف کرنے کا ہے اس سے زیادہ نہیں اور اگر بالفرض وہ سمجھانے کے باوجود بھی معاف کر دے گی تب بھی میں اسے معاف نہیں سمجھوں گا اور وصیت کا حصہ ادا کروں گا۔ اور اگر میں اپنی بیوی کو اس کا مہر دوں گا تو میں خود اس بات کا ذمہ دار ہوں گا کہ مہر سے وصیت کا حصہ کاٹ کر اسے دوں۔"

غیر شادی شدہ عورت کی وصیت

"ایک سوال لجنہ نے کیا ہے کہ اگر وصیت کے لئے مہر کی شرط کی گئی تو غیر شادی شدہ عورتوں کی وصیت کے متعلق کیا ہوگا۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ غیر شادی شدہ عورت جو بھی اپنی جائداد بتائے گی ہم اسے تسلیم کر لیں گے۔ اگر وہ کہے گی کہ میرے پاس ایک روپیہ ہے تو ہمارا فرض ہوگا کہ اس ایک روپیہ کو ہی تسلیم کریں کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ غیر شادی شدہ رہنا منع ہے۔ آخر وہ چار سال تک تو وہ غیر شادی شدہ رہے گی۔ لیکن اس کے بعد وہ بہرحال شادی کرے گی اور جب وہ شادی کرے گی تو مہر والی صورت پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ وصیت کی ایک شق یہ بھی ہے کہ اگر کوئی جائیداد آئندہ ثابت ہوگی تو اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ ہاں اگر کوئی عورت یہ کہے کہ میں مرتے تک شادی نہیں کروں گی تو یہ درست نہیں ہوگا۔ بہرحال لجنہ کے سوال کا جواب میں نے دیدیا ہے کہ غیر شادی شدہ عورتیں ہمیشہ غیر شادی شدہ نہیں رہیں گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایک دو سال کے بعد ہی ان کی شادی ہو جائے۔ اگر خدانخواستہ ایسا حادثہ پیش آجائے کہ کوئی لڑکی وصیت کرنے کے بعد بغیر شادی کے فوت ہو جائے تو وہ چاہے ایک روپیہ وصیت میں لکھوائے ہم بہرحال اسے تسلیم کریں گے۔ کیونکہ اس نے اپنے اخلاص کا ثبوت دے دیا۔ ہمارا کوئی حق نہیں کہ اس کی وصیت کو رد کریں۔"

ایک اور سوال کا ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ:-

"جس عورت نے مہر وصول کر لیا ہوگا وہ جب وصیت کرے گی اور کہے گی کہ میں مہر لے چکی ہوں۔ تو ہم کہیں گے کہ وصیت کرنے آئی ہو تو اپنے مہر سے ہمارا حصہ ادھر لاؤ۔ اور اگر وہ کہے کہ میں مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں تو ہمیں بہرحال اس پر اعتبار کرنا پڑے گا ......

...... اگر کوئی عورت کہتی ہے کہ میں نے مہر وصول کر کے خرچ کر لیا ہے حالانکہ اس نے خرچ نہیں کیا تو وہ جھوٹ بول کر اپنا نقصان آپ کرے گی۔ ہمارا اس میں کیا نقصان ہے۔"

رائے شماری حضور نے مندرجہ بالا تقریر کے بعد فرمایا:-

"بہرحال جو دوست اس تجویز کے حق میں ہوں کہ **عورتوں کی وصیت کے لئے ان کے مہر کو بنیاد رکھا جائے اور ان کے خاوندوں سے بھی حصہ وصیت کی ادائیگی کے لئے عہد لے لیا جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔**"

فیصلہ حضور نے فرمایا:- "چونکہ اکثریت نے اس کی تائید کی ہے۔ اس لئے میں بھی اکثریت کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور تجویز پیش ہوئی تو وہ اگلی شوریٰ میں آ جائے گی۔ - یادِ زندہ صحبت باقی۔"

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ

نئے تعلیمی سال کے آغاز پر بہت سے احباب سکول کے متعلق ضروری کوائف اور اخراجات کا تخمینہ طلب فرما رہے ہیں۔ ان دوستوں اور دیگر ایسے احباب کی اطلاع کے لئے جو سلسلہ کے مرکزی ادارہ میں اپنے بچے بھجوانا چاہتے ہوں عرض ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے داخلہ شروع ہے بالعموم پرائمری کلاسز کے طلباء کا ماہوار اوسط خرچ تیس۳۰ روپے۔ مڈل کلاسز کا پینتیس روپے۔ اور ہائی کلاسز کا چالیس روپے کے قریب ہوتا ہے۔ اس میں بچے کا جیب خرچ اور ابتداء میں کتابوں وغیرہ کا خرچ شامل نہیں۔ بورڈنگ ہاؤس میں طلباء کی اخلاقی دینی اور تعلیمی نگرانی کے لئے عملہ موجود ہے اور سکول کے اساتذہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محنت اور اخلاص سے کام کرتے ہیں۔ مقررہ نصاب کے علاوہ دینیات کی تعلیم سکول کا امتیازی پہلو ہے۔ دوست مرکزی فیوض سے متمتع ہونے کے لئے اچھے بچوں کو اپنے مرکزی سکول میں داخل کروا کر ہم خرما و ہم ثواب کا موجب بنیں۔ معمولی ٹسٹ لے کر طالب علم کو داخل کر لیا جاتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ صرف اخلاقی اور تعلیمی طور پر پست بچوں کو ہی نہ بھجوائیں بلکہ اپنے ایسے بچوں کو بھی بھجوائیں جو ہونہار اور محنتی ہوں اور جو اساتذہ کی کوشش اور توجہ سے سکول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر والدین اور قوم کے لئے باعث عزت ثابت ہو سکیں۔

(سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ پرائمری مڈل، میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے پاس طلباء کے لئے ۶ مئی سے شروع ہو کر ۱۰ مئی تک جاری رہے گا۔ جو طلباء دینی تعلیم کے حصول اور اشاعت اسلام کے مقدس فریضہ کی ادائیگی کا شوق رکھتے ہوں وہ اس موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ نیز والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس دینی ادارہ میں تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ پیش کریں۔ طلبہ کے قیام کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔ جس میں پرائمری مڈل پاس طلباء کی خوراک کا اوسط خرچ بیس روپے ماہوار ہے۔ باقی طلباء کا اوسط خرچ تیس روپے ماہوار ہے۔

حفظ قرآن مجید کے لئے حافظ کلاس کا بھی خاطرخواہ انتظام ہے۔ جو طلبہ امسال میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کا داخلہ نتائج کے اعلان کے بعد بھی ہو سکے گا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ضرورۃ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "ضرورۃ الامام" کا امتحان انشاء اللہ ۸ مئی کو منعقد ہوگا۔ ازراہ کرم اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیجئے گا۔ ضرورۃ الامام ۹ پیسے میں الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

باقاعدہ کمیشن آزاد کشمیر فورسز

امتحان تحریری انگلش و جنرل نالج جولائی ۵۹ء میں مراکز مظفر آباد۔ راولپنڈی ڈھاکہ۔ شرائط: میٹرک متوطن جموں و کشمیر عمر ۱/۸/۵۹ کو ۱۹ تا ۲۴ وظیفہ دوران ٹریننگ ۱۲۰/- روپے ماہوار۔ بصورت غیر شادی شدہ اور ۱۷۰/- روپے ماہوار بصورت شادی شدہ۔ قواعد و فارم درخواست دفتر A. K. R. E Centre of Records Rawalpindi سے طلب کریں۔ اور مکمل درخواستیں ۳۰/۵/۵۹ تک وہیں ارسال کریں۔

(پاکستان ٹائمز ۲۵/۴/۵۹)

ناظر تعلیم۔ ربوہ

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۵۹ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔ (ناظر اعلیٰ)

نام	عہدہ	جماعت
(۱) ملک عبدالجبار خانصاحب	پریذیڈنٹ	مینی ضلع مردان
(۲) محمد الیاس خانصاحب	سیکرٹری مال	" "
(۱) چوہدری غلام احمد صاحب	پریذیڈنٹ	صادق آباد ضلع رحیم یارخاں
(۲) محمد شریف صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۱) چوہدری محمد شریف صاحب	پریذیڈنٹ۔ امام الصلوٰۃ	چک نمبر ۵/۲ نہر آب حیات۔ ضلع رحیم یارخاں
(۲) " محمد اسماعیل صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۱) چوہدری فضل الدین صاحب	پریذیڈنٹ	چک نمبر ۲۵ خورد سکھیانی ضلع شیخوپورہ
(۲) میاں حسن محمد صاحب	نائب "	" "
(۳) حکیم خورشید احمد	سیکرٹری مال	" "
۴ چوہدری محمد ابراہیم صاحب	امین	" "

چندہ کھلیانوں پر سے وصول کیا جائے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فصل ربیع برداشت ہو کر کھلیانوں میں پہنچ چکی ہے سیکرٹریان مال و دیگر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ براہ مہربانی اس فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے وصول کرنے کا انتظام فرما دیں۔ چونکہ غلہ کھلیانوں سے جلد اٹھا لیا جایا کرتا ہے۔ لہذا وصولی چندہ کا کام بھی خاص سرعت کے ساتھ کیا جانا چاہیئے۔ گذشتہ سال مجلس شوریٰ کی بجٹ کمیٹی کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے ہی وصول کیا جائے۔

چندہ جو بصورت غلہ وصول ہو سلسلہ کی امانت سمجھتے ہوئے اس کی خاص حفاظت کی جائے۔ اور مروجہ نرخوں پر فروخت کر کے کل رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرا دی جاوے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ٹریننگ بطور ریلوے گارڈ

سترخالی اسامیاں۔ کورس ۹ ہفتے پاکستان ریلوے ٹریننگ سنٹر والٹن وظیفہ دوران ٹریننگ ۵۰/- ماہوار۔ بطور گارڈ تقرری پر تنخواہ ۷۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۵۔ گرانی الاؤنس علاوہ

فارم درخواست قیمتی ایک روپیہ ہر بڑے ریلوے سٹیشن سے مل سکتا ہے درخواستیں ۲۳/۵ تک بنام نزدیک ترین Divisional Superintendent North Western Railway

(پ۔ ٹ ۲۶/۴)

(ناظر تعلیم ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

میرپور خاص میں آنیوالے دوستوں کے لئے اطلاع

ہم نے شہر میرپور خاص میں پانچ وقت نماز باجماعت کا انتظام مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی کے مکانات کے ایک حصہ میں کر دیا ہے۔ جو دوست یہاں تشریف لائیں وہ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے مقررہ جگہ پر تشریف لائیں۔

محمد عمر سندھی بی۔ اے (آنرز) شاہد مربی ضلع تھرپارکر سندھ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی چھوٹی لڑکی صبیحہ جمال مختلف عوارض سے علیل ہے۔ بندہ بھی کاروباری اور مالی مشکلات اور کئی ایک تفکرات و پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جملہ پریشانیوں سے نجات دے اور بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی دائس ڈیلر منڈی مرید کے

(۲) سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال دل کے مرض سے بہت بیمار رہیں اور حافظ آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ فیض الرحمٰن انسپکٹر بیت المال۔ حال ربوہ

(۳) میرے بھائی عزیزم شریف احمد صاحب اشرف امسال فائنل ایئر ایم۔ بی بی ایس کے امتحان میں شرکت کر رہے ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(میاں) غلام احمد سٹیڈیو گرافر لائلپور

(۴) عزیزم سعید احمد امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

خادم سلسلہ فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ

(۵) عرصہ تین ماہ سے میری اہلیہ بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں جلد مکمل صحت دے۔ صوفی نذیر احمد محمد آباد فارم سندھ

(۶) خاکسار تقریباً بیس بائیس روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب کرام صحت کے لئے اور مشکلات مالی سے رہائی کیلئے دعا کریں۔ عبدالماجد خاں کشمیر روڈ چک ۱۴۶ لائلپور

(۷) میں امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے آمین (زبیر زاہد۔ راولپنڈی)

(۸) میری ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ ریحانہ امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہی ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز احباب کرام خاکسار کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات اور پریشانی دور فرمائے۔ مستقبل میں بہتری کے سامان پیدا کرے ملک نسیم احمد بی اے ایل ایل بی پلیڈر

(۹) میری پوتی طاہرہ خانم کرناک امسال امتحان فائنل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میں شامل ہو رہی ہے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری اہلیہ برکت خانم کرناک لمبے عرصہ سے وجع المفاصل سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالغنی خاں کرناک گوجرانوالہ)

(۱۰) میرا بڑا لڑکا عزیزم راجہ عبدالحمید کچھ عرصہ سے پیٹ میں درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ نیز مجھے بھی عموماً بخار کی شکایت رہتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خورشید بیگم مکان ۱۲۸ P باغ محلہ جہلم

(۱۱) میری لڑکی عزیزہ امۃ الحمید ایم بی بی ایس کا فائنل امتحان دے رہی ہے۔ دوسری لڑکی عزیزہ امۃ القدیر بی۔ ٹی کا امتحان دے رہی ہے۔ ہر دو کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(علی محمد (بی۔ اے۔ بی ٹی) ربوہ)

(۱۲) میرے دو بچے عزیزان عبدالحمید۔ عبدالرشید اور ان کی والدہ کئی روز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین حکیم عبداللہ جہلم شہر

(۱۳) شیخ محمد رشید صاحب سوپ میکر منڈی مرید کے کا شیر خوار بچہ سعید احمد کھانسی کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد بشیر آزاد انبالوی دائس ڈیلر منڈی مرید کے۔

انڈونیشی باغی فوجوں کو کمیونسٹوں کی غداری کے باعث شکست ہوئی

بکتنگی ریڈیو کا نشریہ۔ سرکاری فوجوں کی طرف سے مزید کامیابی کا دعوےٰ

جکارتا ۲۹ اپریل انڈونیشیا کی سرکاری جنرل ایجنسی انتارا نے یہ اطلاع نشر کی ہے کہ انڈونیشیا کی سرکاری فوجوں نے باغیوں کے مقبوضہ متعدد مقامات پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کے دو اہم مرکزوں کے قریب پہنچنا چاہتی ہیں ادھر انڈونیشی باغیوں کے ریڈیو نے کہا ہے کہ کل باغیوں کے ایک بہت اہم کلیدی مرکز پر سرکاری فوجوں کا قبضہ ان کمیونسٹوں کی غداری کے باعث ہوا ہے۔ جو ان کی صفوں میں حکومت کے خلاف لڑنے والوں کا روپ دھار کر آ شامل ہوئے تھے۔

انتارا نے اطلاع دی ہے کہ سماٹرا کے محاذ انڈونیشیا کی سرکاری فوجیں پینجنگ اور سواہ سنتو کے نواح تک پہنچ گئی ہیں یہ دونوں قصبے باغیوں کے اہم مراکز ہیں۔ پینجنگ باغیوں کے دارالحکومت بکتنگی سے صرف بارہ میل جنوب میں واقع ہے اور سواہ سنتو پاڈانگ سے کوئی پچاس میل دور جھیل سنگاکر کے جنوب میں سڑکوں کا ایک اہم مرکزی مقام ہے۔

انڈونیشیا کے فوجی ترجمان کرنل پردی نگاری نے کہا ہے۔ سواہ سنتو میں ساٹھ باغی فوجیوں نے باغی لیڈر کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور سرکاری فوجوں کی مدد طلب کی ہے سنگاپور کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ آج باغیوں کے بکتنگی ریڈیو کے جو نشریات سنے گئے۔ ان میں باغیوں کی جانب سے الزام لگایا گیا کہ گذشتہ جمعرات کو باغیوں کے دارالحکومت پاڈونگ کو جانے والی سڑکوں کے نہایت ہی اہم مرکز صومو ک پر سرکاری فوجوں کا جو قبضہ ہوا ہے وہ ان کمیونسٹوں کی غداری کی وجہ سے ہوا ہے جو باغیوں کی صفوں میں آ شامل ہوئے تھے۔ اس بیان میں کہا گیا کہ باغی حکومت نے وسطی سماٹرا سے جو لوگ بھرتی کئے گئے تھے۔ حکومت ان کے بارے میں زیادہ تحقیقات نہ کر سکی۔ اور ان میں کمیونسٹ آ گھسے۔ چنانچہ سوموک پر سرکاری فوجوں کا قبضہ اور باغی فوجوں کی شکست کا محض باعث یہی کمیونسٹ تھے۔ سرکاری ریڈیو میدان نے یہ اطلاع نشر کی ہے کہ انڈونیشیا کی سرکاری فوجوں نے شمالی سماٹرا میں علاقہ تپانولی کے دارالحکومت فاروموںگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں باغی خوب جم کر لڑے تھے۔ لیکن آخر انہیں پسپا ہونا پڑا۔

چاند تک پہنچنے کیلئے راکٹ کا خرچ

واشنگٹن ۲۹ اپریل امریکی ایئر فورس کے شعبہ مالیات کے ڈائریکٹر جنرل بوکارٹ نے کہا ہے کہ اگر ایئر فورس کو دو کروڑ ۴۰ ۴ ڈالر کے قریب رقم مل جائے تو وہ چاند تک راکٹ بھیجنے کے قابل ہے

"بابر" اور "جہانگیر" آبادان میں

کراچی ۲۹ اپریل۔ پاکستانی بحریہ کے دو جہاز "بابر" اور "جہانگیر" ایران کے خیر سگالی دورے پر آبادان پہنچ گئے ہیں بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل چوہدری بھی ان جہازوں کے ساتھ ایران گئے ہیں جہاں وہ آٹھ روز قیام کریں گے۔ پاکستانی جہاز ایرانی جہازوں کے ساتھ خلیج فارس میں جنگی مشقیں بھی کریں گے۔

ترقی دیہات کے لئے نئی مرکزی وزارت

پشاور ۲۹ اپریل مرکزی وزیر صحت مسٹر محفوظ الحق نے کل پشاور میں دیہی ترقی کے لئے نوجوانوں کی کل پاکستان مجلس مباحثہ کا افتتاح کرتے ہوئے بتایا کہ عنقریب مرکز میں ترقی دیہات کی ایک نئی وزارت قائم کی جائے گی

مسٹر محفوظ الحق نے دیہی امداد کے کام میں نوجوانوں کے کردار کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی کہ مجلس مباحثہ میں دیہی امداد کے پروگرام کے متعلق ٹھوس فیصلے کئے جائیں گے آپ نے کہا کہ اجتماعی ترقی کا پروگرام چار سال قبل شروع کیا گیا تھا اور توقع ہے کہ ۱۹۷۰ء تک پاکستان کے ایک چوتھائی رقبہ میں اس پروگرام کو زیر عمل لایا جا سکے گا

ایران کی طرف سے چیچک کے ایک لاکھ ٹیکے

تہران ۲۹ اپریل حکومت ایران نے مشرقی پاکستان میں چیچک کی وبا پر قابو پانے میں مدد دینے کے لئے ایک لاکھ ٹیکے بطور عطیہ دیئے ہیں ان میں سے پچاس ہزار ٹیکے ہفتے کی صبح کو بذریعہ طیارہ تہران سے پاکستان روانہ کر دیئے گئے بقیہ پچاس ہزار ٹیکے ایک ہفتے کے اندر بھیج دیئے جائیں گے

مشرقی افریقہ کے تبلیغی حالات پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

تبلیغِ اسلام کی بنیادی ضرورتیں خاصی حد تک پوری ہو چکی ہیں جسکی وجہ سے وہاں تبلیغ کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ دن بدن وسیع ہوتا جا رہا ہے اور اس کے خوشکن نتائج رونما ہو رہے ہیں۔

عالیشان مساجد کی تعمیر

تبلیغ کی بنیادی ضرورتوں کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ موجودہ زمانے میں تبلیغ کو مؤثر بنانے کے لئے پہلی بنیادی ضرورت مسجدوں اور مشن ہاؤسوں کی تعمیر ہے تا کہ جس صداقت کی تبلیغ کی جا رہی ہے ظاہری طور پر بھی اس کی زندگی کا ثبوت مل سکے۔ اس سے جہاں دوسرے لوگوں کو اس صداقت کی طرف خاص توجہ پیدا ہوتی ہے وہاں نو مسلموں اور نو مبایعین کی تربیت کا کام بھی باحسن وجوہ انجام دیا جا سکتا ہے وہاں عیسائیت کے غلبہ اور ان لوگوں کے عالیشان گرجوں اور مشن ہاؤسوں کو دیکھ کر میرے دل میں ایک درد پیدا ہوا اور میں نے فیصلہ کیا کہ ان کے بالمقابل اس سرزمین میں عالیشان مسجدوں اور اسلام کے مشن ہاؤسوں کا قیام عمل میں لانا ضروری ہے۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس یقین پر بھروسہ کرتے ہوئے کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے وہ اس سرزمین میں بھی اس کی آبیاری اور اس کی نشوونما کا خود انتظام کرے گا اور مسجدوں کی تعمیر کے لئے از خود کوئی سبیل پیدا کر دے گا۔ نہایت بے سروسامانی کی حالت میں اس کام کا آغاز کیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایسے سامان کئے کہ یکے بعد دیگرے مسجدیں بنتی چلی گئیں اور مشن ہاؤسوں کا قیام بھی عمل میں آتا چلا گیا۔ یہ خلافتِ ثانیہ کے عہد کی برکت ہے کہ اب مشرقی افریقہ کے ہر بڑے شہر میں عالیشان مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے۔ پھر یہ سب مسجدیں اور مشن ہاؤس اس قدر وسیع۔ شاندار اور خوش منظر ہیں کہ ان میں سے بعض پر تو ایک ایک لاکھ شلنگ سے بھی زیادہ خرچ آیا ہے اور پھر اکثر و بیشتر مساجد شہر کے وسط میں نہایت اہم جگہوں پر واقع ہیں یہ مساجد اور یہ مشن ہاؤس اس سرزمین میں جہاں پہلے گرجوں اور عیسائی مشنوں کا جال پھیلا ہوا تھا اسلام کی اس شوکت و عظمت کی آئینہ دار ہیں جو اسے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں حاصل ہو رہی ہے

الٰہی تصرف کا کرشمہ

دوران تقریر میں آپ نے مساجد کا تفصیل وار ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت تک ممباسہ نیروبی دارالسلام ٹبورا کسموں اور جنجہ میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت ایک عالیشان مسجد کمپالہ میں تعمیر ہو رہی ہے۔ جو انشاء اللہ عنقریب پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔

آپ نے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ ان میں بعض مسجدیں تو وہاں کے افریقن باشندوں کی شدید مخالفت اور انتہائی مخالف حالات کے باوجود بنی ہیں اور پھر اس حال میں بنی ہیں کہ ان کی تعمیر کے لئے جس کثیر مقدار میں روپے اور سامان کی ضرورت تھی اس کی فراہمی کی بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے وہاں کے مخیر اور مخلص احمدی احباب کے دلوں میں تحریک کی اور انہوں نے نہ صرف مختلف مواقع پر لاکھوں شلنگ اس کام کے لئے وقف کئے بلکہ افراد جماعت نے خود پتھر ڈھو ڈھو کر عملاً بھی ان کی تعمیر میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کی یہی نہیں بلکہ بعض مواقع پر تو خاص خدائی تصرف کے ماتحت بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں نے بھی مخالف حالات کے باوجود دستِ تعاون دراز کیا اور کہیں چندوں کی شکل میں اور کہیں بصورت قرضِ حسنہ رقوم پیش کر کے ان مساجد کی تکمیل کو ممکن بنایا۔

آسمانی مدد کا نزول

خدا نے ان مساجد کی تعمیر کے لئے غیب سے کس طرح سامان کیا اور قدم قدم پر کس طرح اس نے اپنی تائید و نصرت سے نوازا اس کی نہایت ایمان افروز تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے پرجوش اور ولولہ انگیز انداز میں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ خدا کے مسیح نے خبر دی تھی کہ آسمان سے مدد آئے گی۔ جہاں سیدنا حضرت امیر المومنین کے وجود کی برکت سے اطراف و جوانبِ عالم میں آسمان سے یہ مدد نازل ہوئی۔ وہاں مشرقی افریقہ کے وسیع علاقوں میں بھی اس کا نزول ہوا۔ اور اس شان سے ہوا کہ وہاں کے شہر اللہ اکبر کی پُرکیف آوازوں سے گونج اٹھے اب وہاں عیسائیوں کے بڑے بڑے گرجا ہی نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے بالمقابل مساجد کی عالی شان عمارتیں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔ اور ان سے پانچ وقت بلند ہونے والی اذانیں انہیں یہ باور کرا رہی ہیں کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اس کا خدا ایک زندہ خدا ہے اور اس کا رسولؐ ایک زندہ رسولؐ ہے۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

۱۔ میں عید کے دوسرے دن سے دل کے عارضہ اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہوں۔ بعض دفعہ گھبراہٹ کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں (ملک فضل احمد باڈی گارڈ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

۲۔ میرا لڑکا اعجاز احمد کافی دنوں سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد یعقوب دفتر نظارت امور عامہ ربوہ)

کتاب الواح الہدیٰ

(از حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم ربوہ)

کتاب "الواح الہدیٰ" مرتبہ قاضی اکمل صاحب نہایت ہی مفید اور بابرکت تصنیف ہے کسی زمانہ میں یہ قادیان کے ہائی سکول کے دینی کورس کا جزو رہ چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے تجربہ کی بنا دیپاس کو بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے نہایت ضروری خیال فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک ہمارے جتنے درسی ادارے ہیں خاص کر انگریزی سکول ان میں ہر طالب علم کو اس کو اپنے مطالعہ میں ضرور رکھنا چاہیئے۔ اصل میں یہ ان حدیثوں کا مجموعہ ہے جن کا تعلق ہر مسلمان کے اعمال کے ساتھ ہے۔ قاضی صاحب موصوف نے نہایت محنت اور عرقریزی سے اس کا اردو ترجمہ کر دیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب اب نایاب تھی اسلئے مہاشہ فضل حسین صاحب نے اس کو دوبارہ چھپوا کر ایک بہت بڑی دینی خدمت ادا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں کو جزائے خیر دے اور ان کے کام میں برکت ڈالے۔

نوجوان طبقہ سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اس تعلیم کی روشنی میں ڈھالیں گے۔ اس سے نہ صرف ان کی اپنی زندگی سنور جائے گی بلکہ وہ عملی طور پر اس نیک سعی کے شکر گذار ہوں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی عملی زندگی اس کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمد دین ناظر تعلیم۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴